علم
اور
اہل علم کی فضیلت

از خطباتِ زماں

کاوش:
محمد قمر الزمان

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن والحدیث
03006661755

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ سوز محبت کا کیا تھا اک بار
تادم مرگ زباں سے میری چھالے نہ گئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک　　تکیۂ بیکساں سلامُ علیک
منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ　　گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک
اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر　　باسُلیماں رساں سلامُ علیک
من فتادہ بخاکِ کوئے توام　　خُذ یدی اے جواں سلامُ علیک
لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم　　لُطف شایانِ شاں سلامُ علیک
برہمہ آلِ پاک و اصحابش　　فخر ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

انتساب

بصد ادب و خلوص
نہایت ہی مشفق و مہربان
استاذ محترم و مکرم کے نام

☆.. جن کا روشن چہرہ.......... جو ماحول کو منور کر دے

☆.. عقابی آنکھیں.......... جن میں ایمان کی چمک

☆.. نور بکھیرتی ہوئی کشادہ پیشانی.......... جس پہ سجدوں کے نشان

☆.. سیاہ داڑھی میں جھلملاتے سفید بال.......... ایسے خوبصورت جیسے کالی برکھا میں سفید کبوتر محو پرواز ہوں

☆.. موتیوں کی طرح لڑیوں میں پروئے ہوئے آبدار دانت.......... جنہیں دیکھ کر ستاروں کی چمک یاد آئے۔

☆.. رسیلے ہونٹ.......... جن سے خطابت کا رس ٹپک ٹپک کر.......... الفاظ کے دوش پر بیٹھ کر سامعین کے کانوں میں اترتا جائے

☆.. میانہ قد..........

☆.. گوری رنگت..........

☆.. دلکش نقوش..........

☆.. من موہنی صورت..........

☆.. اک پیکر رعنائی و زیبائی.......... جیسے کسی مصور کا شہ پارہ ہو

☆.. چلنے میں وقار..........

☆.. بیٹھنے میں افتخار..........

☆.. اٹھنے میں یلغار..........

☆.. ملنے میں انکسار..........

☆.. ہر پہلوئے شخصیت چمکدار..........

☆.. خاموشی میں آب رواں کا ترنم..........

☆.. بولنے میں غنچوں کی چٹک..........

☆.. مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم..........

☆.. خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند.......... جسے باد صبا گدگدا رہی ہو۔

☆.. غمی میں.......... دریا سکوت

☆.. غصہ میں.......... سمندر کا تلاطم

☆.. سادگی میں.......... بنارس کی صبح

☆.. سامعین میں ان کی موجودگی.......... ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند

☆.. ان کے الفاظ.......... جگنوؤں کا چراغاں

☆.. ان کے فقرے.......... ستاروں کی قندیلیں

☆.. ان کے اشارے.......... شمشیر مومن کی کاٹ

☆.. ان کی خطابت.......... بحر جوش کا مدوجزر

☆.. ان کے خطاب کا تسلسل.......... رنگین تتلیوں کا بادل

☆.. ان کی نظروں میں.......... نشان منزل یعنی....... مدینہ منورہ

☆.. ان تمام اجزاء کو جب ہم اکٹھا کرتے ہیں.......... تو جو شخصیت معرض

☆.. وجود میں آتی ہے زمانہ اسے..........

استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کے نام سے پکارتا ہے۔

خیالِ زماں

علم اور اہل علم کی فضیلت

باب العلم امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم مال پر سات وجہ سے افضل ہے۔

۱۔ علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال فرعون۔ ہامان۔ شداد اور نمرود کی میراث ہے۔

۲۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے مگر علم بڑھتا ہے۔

۳۔ مال کی انسان حفاظت کرتا ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۔ مرنے کے بعد مال تو دنیا میں رہ جاتا ہے اور علم قبر میں ساتھ جاتا ہے۔

۵۔ مال مومن و کافر سب کو مل جاتا ہے مگر علم دین کا نفع ایماندار ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ کوئی بھی عالم سے بے پرواہ نہیں لیکن بہت سے لوگوں کو مال داروں کی ضرورت نہیں۔

۷۔ علم سے پل صراط پر گزرنے کی قوت حاصل ہو گی اور مال سے کمزوری

قرآن مجید میں سات چیزوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ آپس میں برابر نہیں۔

۱۔ عالم جاہل کے برابر نہیں۔ ۲۔ خبیث اور طیب برابر نہیں۔ ۳۔ دوزخی

اور جنتی برابر نہیں ۔ ۴ ۔ اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ۔ ۵ ۔ اس طرح اندھیرا اور روشنی برابر نہیں ۔ ٦ ۔ سردی اور گرمی برابر نہیں ۔ ۷ ۔ زندہ اور مردہ آپس میں برابر نہیں

سات پیغمبروں کو علم کی وجہ سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوئے ۔

۱ ۔ حضرت آدم علیہ السلام کو علم کی وجہ سے فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا ۔

۲ ۔ حضرت خضر علیہ السلام کو علم نے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات عطا کی ۔

۳ ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو علم نے قید سے نکال کر تخت و تاج عطا کیا ۔

۴ ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم نے بلقیس جیسی صاحبِ جمال و کمال صاحبِ تخت و تاج بیوی عطا کی ۔

۵ ۔ حضرت داوٗد علیہ السلام کو علم نے بادشاہی دی ۔

٦ ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم نے ان کی ماں سے تہمت دور کرائی

۷ ۔ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور پر خلافت الٰہیہ اور شفاعت کبریٰ کا سہرا باندھا

تعلیم یافتہ کتے کا شکار بھی حلال ہے یہ علم کی برکت ہی سے ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی کو علم کی بدولت یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا بلکہ اس کے نام کی ایک سورت قرآنی مقرر فرمائی ۔ (سورۃ نمل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سارے بندوں میں علماء مجھ سے ڈرتے ہیں اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا جنت ڈرنے والوں کے لئے ہے یعنی جنت

علماء ہی کے لئے ہے اور دوسروں کو ان ہی کے طفیل ملے گی۔

تمام لوگوں پر بادشاہ حکومت کرتا ہے مگر بادشاہ پر علم والا دیکھو طبیب بادشاہ کو صدہا کھانوں سے روک سکتا ہے اور کڑوی دوائیں پلا سکتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دنیا چار شخصوں سے قائم ہے۔

۱۔ عالم با عمل سے ۲۔ علماء سے محبت رکھنے والے جاہلوں سے ۳۔ سخی مالداروں سے ۴۔ صابر فقیروں سے

فقیہ ابو لیث سمرقندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں عالم کی صحبت میں سات فائدے ہیں خواہ اس سے علم حاصل کرے یا نہ کرے۔

۱۔ وہ شخص طالب علموں کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے اور ان سا ثواب پاتا ہے۔

۲۔ جب تک اس مجلس میں یعنی علماء کی صحبت میں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا

۳۔ جس وقت اپنے گھر سے طلب علم کی نیت سے نکلتا ہے ہر قدم پر نیکی پاتا ہے۔

۴۔ علم کے حلقہ میں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے جس میں یہ بھی شریک ہو جاتا ہے۔

۵۔ علم کا ذکر سنتا ہے جو کہ عبادت ہے۔

۶۔ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ سنتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہیں آتا اور اس کا دل تنگ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک منکسر القلوب میں شمار کیا جاتا ہے

۷۔ اس کے دل میں علم کی محبت اور جہالت سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو لوگ خدا کے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تعلیم و مذاکرے میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں ' رحمت الٰہی ان کا احاطہ کر لیتی ہے سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور خود اللہ تعالیٰ اپنے مقرب ملائکہ میں ان کا تذکرہ کرتا ہے جو کوئی علم کی تلاش میں ایک راہ چلتا ہے اللہ کریم اس کے لیئے جنت کی بھی ایک راہ آسان کر دیتا ہے۔ جس کسی کو عمل نے پیچھے کر دیا نسب اسے آگے نہیں کر سکتا۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جس علم و ہدایت کے ساتھ خدا نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے ' جو برسی ایک زمین پانی سے سیراب ہوئی اور اس میں بہت سا ہرا بھرا سبزہ اگا دوسری زمین بھی سیراب ہوئی اور اس نے پانی جمع کر لیا جس سے خدا نے آدمیوں کا بھلا کیا۔ انہوں نے پیا۔ اس سے کھیتی کی ' آب پاشی کی ' لیکن ایک زمین ایسی بھی نکلی ' جس نے نہ سبزہ پیدا کیا نہ پانی روکا۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے دین الٰہی میں مہارت حاصل کی اور میری لائی ہوئی ہدایت سے فائدہ اٹھایا انھوں نے خود علم حاصل کیا۔ اس پر عمل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور ان لوگوں کی مثال ہے ' جنہوں نے یہ میری ہدایت قبول کی نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھایا۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حاکم کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " لوگ جواہر اور دھات کی کانوں کی طرح ہیں ۔ جو جاہلیت میں اچھے تھے وہی اسلام میں اچھے ہیں ، اگر علم سے آراستہ ہو جائیں ۔"

سعید بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے زیادہ عزت دار کون ہے ؟ فرمایا " جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے " عرض کیا گیا ہم یہ نہیں پوچھتے فرمایا تو سب سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہے عرض کیا گیا یہ بھی ہمارا سوال نہیں ۔ فرمایا تو کیا تم عرب کی کانوں کے متعلق پوچھتے ہو ؟ تم میں سے جو کوئی جاہلیت میں اچھا تھا وہی اسلام میں اچھا ہے اگر علم سیکھ جائے ۔"

زر بن جیش سے روایت ہے کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ چادر سے ٹیک لگائے مسجد میں تشریف فرما تھے کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص صفوان بن عالی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا ' یا رسول اللہ تلاش علم میں حاضر ہوا ہوں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرحبا اے طالب علم فرشتے طالب علم کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اپنے پروں کے سائے میں اسے لے لیتے ہیں ۔ ایک پر ایک جمع ہوتے رہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ علم کی محبت میں سب سے نچلے آسمان تک چلے آتے ہیں ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ اس امت کے عالم دو قسم کے ہیں ایک وہ جسے خدا نے علم بخشا اور اس نے بے دریغ لوگوں کو سکھایا ۔ اس پر نہ سونا چاندی لیا نہ

کوئی اور بدلہ چاہا۔ ایسے عالموں کے لیئے آسمان کے پرند، زمین کے چرند پانی کی مچھلیاں اور کراماً کاتبین سبھی دعا کرتے ہیں اور دوسرا وہ ہے جسے خدا نے دولت علم عطا فرمائی مگر اس نے خدا کے بندوں سے بخل کیا اس پر سونا چاندی لیا، اور دنیاوی نفع کا خواہش مند ہوا تو ایسا عالم قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ میں آتشیں لگام چڑھی ہو گی۔"

واثلہ الاسقع سے روایت ہے کہ راحت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جس نے علم کی جستجو کی اور پا گیا خدا اسے دو حصے ثواب دے گا اور جس نے علم کی تلاش کی مگر حاصل نہ کر سکا اسے ایک حصہ ثواب ملے گا

ابو عمر کہتے ہیں یاد رہے فضائل اعمال کی حدیثیں متقدمین نے بغیر کاوش روایت کی ہیں اور احادیث اعمال کی طرح ان کی تمحیص و تنقید نہیں کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص محبوب دو جہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا معرفت الٰہی اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ سب سے افضل عمل کون ہے؟ فرمایا معرفت الٰہی اس نے سہ بارہ عرض کیا یارسول اللہ میں عمل کے بارے میں سوال کرتا ہوں اور حضور علم کے بارے میں جواب دیتے ہیں اس پر حاکم کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع پہنچاتا ہے لیکن جہل کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں پہنچاتا۔

امام ابو یوسفؒ کا بیان ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا میں اپنے والد کے

ساتھ ۹۳ھ میں حج کو گیا اس وقت میری عمر سولہ برس کی تھی میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا ' جسے بھیڑ گھیرے ہوئے تھی والد سے پوچھا یہ بڈھا کون ہے ؟ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں ان کا نام عبد اللہ بن الحارث بن جزر ہے میں نے کہا تو مجھے بھی ان کے پاس لے چلیئے تا کہ کوئی حدیث سن لوں چنانچہ والد آگے ہوئے اور لوگوں کو ہٹاتے چلے گئے میں صحابی کے قریب پہنچا تو وہ کہہ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے دین الٰہی میں تفقہ حاصل کر لیا خدا اسے فکر رزق سے اس طرح سبک دوش کر دے گا کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں "

حسن سے مروی ہے کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا " میرے جانشینوں پر خدا کی رحمت میرے جانشینوں پر خدا کی رحمت ! میرے جانشینوں پر خدا کی رحمت " ! صحابہ نے عرض کیا آپ کے جانشین کون ہیں ؟ فرمایا جو میری سنت سے محبت رکھتے ہیں اور بندگان خدا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں

امام ابو حنیفہؒ نے حماد بن ابراہیم سے آیت **و الموازین القسط لیوم القیامه**

کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن آدمی کا عمل ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور وہ اونچا ہو جائے گا ۔ پھر ابر جیسی ایک چیز لائی جائے گی اور ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے گی اور وہ جھک جائے گا تب آدمی سے کہا جائے گا ' تو جانتا ہے یہ کیا ہے ؟ وہ انکار کرے گا تو کہا جائے گا یہ اس علم کی فضیلت ہے جو تو لوگوں کو سکھایا کرتا تھا ۔ "

زربن اسلم سے آیت **ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض** کی تفسیر میں مروی ہے کہ انبیاء کے مرتبوں میں کمی پیشی ان کے علم کے لحاظ سے ہے۔

ذیل کے شعر امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہیں اور میں نے متعدد آدمیوں کی زبانی سنے ہیں۔

الناس من جهته التمثيل انكاء
ابوهم اٰدم والام حواء

(صورت کے لحاظ سے تمام آدمی یکساں ہیں باپ آدم اور ماں حواء ہے)

نفس كنفس وارواح مشاكلة
واعظم خلقت فيهم واعضاء

(سب ایک ہی قسم کی جان ہے روحیں بھی مشابہ ہیں سب میں ہڈیاں ہیں اور اعضاء ہیں)

فان يكن لهم من اصلهم حسب
يفاخرون به فالطين والماء

(آدمی اپنی اصلیت پر اگر فخر کریں، تو اصلیت مٹی اور پانی ہے)

ما الفضل الا لاهل العلم انهم
على الهدٰى لمن استهدٰى ادلاء

(ہاں فضیلت ہے تو صرف اہل علم کو ہے وہی طالبان ہدایت کے رہنما ہیں)

وقدر کل امرء کان یحنه
وللرجال علی الافعال اسماء

(آدمی کا رتبہ بس وہ ہنر ہے ' جس میں کامل ہے عمل ہی انسان کو ممتاز کرتا ہے)

یجهله امرء ما کان یجهله
والجاهلون لاهل العلم اعداء

(آدمی جس بات سے جاہل ہے اس کا مخالف ہوتا ہے اسی لیئے جہلاء علماء کے دشمن ہوتے ہیں)

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے وحی میں فرمایا "میں علیم ہوں اور ہر صاحبِ علم سے محبت کرتا ہوں ۔"

ابن ابی الجناجر کا بیان ہے کہ ہم اصحابِ حدیث کی ایک جماعت محمد بن مصعب عرقسانی کی ڈیوڑھی پر جمع تھے ۔ ہمارے ساتھ ایک عراقی نوجوان بھی تھا اور فن شعر میں مہارت رکھتا تھا۔ ہم آرزو مند تھے کہ شیخ کسی طرح بر آمد ہوں اور ایک یا دو **حدیثیں** سنا دیں ۔ اتنے میں وہ نکل آئے اور فرمانے لگے ' میرے ذہن مین ایک شعر ہے جو کوئی بتادے گا کس کا ہے میں اسے تین **حدیثیں** سناؤں گا۔ یہ سن کر عراقی نوجوان بول اٹھا خدا کی رحمت ہو آپ پر وہ کونسا شعر ہے ؟ شیخ نے شعر پڑھا

العلم فیه حیاة للقلوب
کما تحیا البلاد اذا مامسها المطر

(دلوں کے لیئے علم میں اسی طرح زندگی ہے جس طرح مینہ سے زمین زندہ ہو جاتی ہے)

نوجوان نے عرض کیا' سابق بربری کا شعر ہے شیخ نے خوش ہو کر تصدیق کی اور کہا اس کے بعد کون سا شعر ہے؟ نوجوان نے یہ شعر پڑھا۔

والعلم يجلوا لعمى عن قلب صاحبه

كما يجلى سواد الظلمة القمر

(علم کوری کو دل سے اسی طرح زائل کر دیتا ہے جس طرح چاند اندھیرے گھپ کو)

شیخ بہت خوش ہوئے اور چھ حدیثیں روایت کیں عراقی نوجوان کی بدولت ہم نے بھی سن لیں

حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص رضؓ سے مروی ہے کہ ایک دن محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد میں دو حلقے دیکھے ایک حلقہ یادِ خدا میں مشغول تھا اور دوسرا مسائل دین کی تعلیم و تعلم میں فرمایا دونوں حلقے اچھے ہیں مگر ایک دوسرے سے افضل ہے وہ لوگ خدا کے ذکر میں مشغول ہیں اور اسی کی طرف راغب ہیں چاہیے دے یا نہ دے لیکن یہ لوگ خود بھی علم سیکھتے ہیں اور بے علموں کو بھی سکھاتے ہیں خود میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں یہ فرمایا اور دوسرے حلقے میں شریک ہو گئے عبید اللہ بن ابی جعفر کہا کرتے تھے علماء دنیا کے لیئے روشنی کا مینار ہیں ۔ انہی سے وہ نور پھوٹتا ہے جس سے گم راہ ہدایت پاتے ہیں ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا مقولہ ہے وہ مجلس کیا ہی خوب ہے جس میں حکمت کی اشاعت ہوتی اور رحمت کی امید کی جاتی ہے۔

حسن بصریؒ کا قول ہے۔ خالصۃً لوجہ اللہ حدیث کی تحصیل دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

امام زہریؒ کہتے ہیں علم سے بہتر کوئی طریقہ نہیں جس سے عبادت الٰہی ممکن ہو۔

اسحاق بن ابراہیم سے روایت ہے کہ مولیٰ غفر عمر نے مجھ سے کہا اسحاق ' علم حاصل کر کیونکہ علم میں کوئی نہ کوئی ایسا ضرور مل جائے گا جو تجھے ہدایت کی رواہ دکھائے گا یا ہلاکت سے بچالے گا۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کا وقت اخیر ہوا تو کنیز سے فرمانے لگے کیا صبح ہو گئی ؟ اس نے عرض کیا ' ابھی نہیں۔ ایک گھڑی چپ رہے اور پھر فرمایا اب دیکھا اس نے کہا جی ہاں صبح ہو گئی ہے یہ سن کر فرمانے لگے۔ ایسی صبح سے پناہ مانگتا ہوں جو دوزخ کی طرف لے جانے والی ہو! پھر کہنے مرحبا اے موت ایسے مہمان مرحبا جو فاقے کے گھر میں آیا ہے! جو کوئی نادم ہوا ہلاک ہو گیا۔ خدا تو خوب جانتا ہے کہ معاذ دنیا میں رہنے کا اس لیئے کبھی مشتاق نہ تھا کہ نہریں نکالے ' باغ لگائے۔ وہ تو بس اس لیئے زندہ تھا کہ لمبی راتیں مشقت میں کاٹے۔ دن کی سخت گرمی میں حلق میں کانٹے ڈالنے والی پیاس برداشت کرے اور علمی حلقوں میں علماء کے ہجوم میں رہا کرے۔

اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا عالم زمین پر خدا کا امین ہے آیت **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة** کی تفسیر میں حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا **فی الدنیا حسنة** سے مراد علم و عبادت ہے **فی الاخرة حسنة** سے مراد جنت ہے۔

سفیان ثوری رحمتہ اللہ کہتے تھے **فی الدنیا حسنة** سے مراد رزق حلال اور علم ہے اور **فی الاخرہ حسنتہ** سے مراد جنت ہے۔

حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقولہ ہے۔ **علم کا ایک باب** سیکھنا اور اس پر عمل کرنا دنیا سے اور دنیا کی تمام
نعمتوں سے بہتر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کو پڑھتے دیکھتے تو فرماتے شاباش! تم حکمت کے سر چشمے ہو تاریکی میں روشنی ہو۔ تمہارے کپڑے پھٹے پرانے ہیں مگر دل ترو تازہ ہیں۔ تم علم کے لیئے گھروں میں قید ہوئے ہو مگر تم ہی قوم کے مہکنے والے پھول ہو!۔

زیاد ابن ابیہ نے کوفے میں خطبہ دیتے ہوئے کہا رات بھر غور کرنے کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر اس شخص کو سخت سزا دوں گا جو تحقیر کے خیال سے کسی عالم کو عزت دار ، کو سن رسیدہ ٹوکے گا کیونکہ قومیں اپنے علماء سے سربلند اور عزت و ترقی پاتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور عالموں کا حق نہیں پہچانتا۔

ابو **غنیہ** خولانی کا مقولہ ہے کوئی بول مال و دولت سے بھی بڑھ کر عطیہ ہوتا ہے دولت تکبر پیدا کرتی ہے، مگر حکمت کا بول ہدایت بخشتا ہے

عبد اللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا کہ علم لیں یا سلطنت انھوں نے علم کو ترجیح دی اس پر خدا نے علم بھی زیادہ دیا اور سلطنت بھی دی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو کیونکہ لوجہ اللہ علم کی تعلیم خشیت ہے۔ علم کی طلب، عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے علم کی تلاش جہاد ہے اور بے علموں کو علم سکھانا صدقہ ہے مستحقوں میں علم خرچ کرنا تقرب ہے علم حلال و حرام کا نشان ہے جنت کے راستوں پر روشنی کا ستون ہے تنہائی میں مونس ہے۔ پردیس میں رفیق ہے خلوت میں ندیم ہے راحت و مصیبت کا بتانے والا ہے دشمن کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔ دوستوں میں زینت ہے۔ علم کے ذریعہ خدا بعضوں کو اٹھاتا ہے اور نیکی کا ایسا قدوہ و امام بنا دیتا ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلا جاتا ہے۔ ان کی سیرت کو نمونہ بنا دیا جاتا ہے ان کے قول پر عمل کیا جاتا ہے۔ ملائکہ ان کی خدمت پر راغب ہوتے ہیں اپنے پروں سے انھیں چھوتے ہیں ان کی مغفرت کے لیئے ہر چیز (حتیٰ کہ) پانی کی مچھلیاں زمین کے کیڑے مکوڑے خشکی کے درند و چرند دعا کرتے ہیں جہل کی موت میں علم دلوں کے لیئے زندگی ہے تاریکی میں آنکھوں کے لیئے روشنی ہے علم ہی کے ذریعے بندے دنیا و آخرت میں اخیار کے مرتبے پاتے اور بلند درجے

حاصل کرتے ہیں ۔ علم میں غور و فکر روزے کے برابر ہے اور علم کی مشغولیت قیام کے ہم پلہ ہے علم ہی سے رشتے جڑتے ہیں علم ہی سے حلال و حرام کی شناخت ہوتی ہے علم عمل کا رہنما ہے اور عمل علم کا پیرو ہے قسمت والوں ہی کو علم کی توفیق میسر آتی ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں ۔

سفیان ثوریؒ کا مقولہ ہے علم سے بہتر قربت الٰہی کا کوئی طریقہ نہیں اور آج سے زیادہ طلب علم کبھی افضل نہ تھی ۔

عبد الرزاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوریؒ کو ایک عرب سے کہتے سنا اے قوم عرب علم حاصل کرو ورنہ مجھے ڈر ہے کہ علم تم سے نکل کر غیروں میں چلا جائے گا اور تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے علم حاصل کرو کیونکہ علم دنیا میں بھی عزت ہے اور آخرت میں بھی عزت ہے ۔

خالد بن خداش بغدادی کہتے ہیں کہ رخصت ہوتے وقت میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا نصیحت کیجئے ۔ فرمایا ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرو ۔ ہر مسلمان کی بھلائی چاہو اور اہل علم سے علم حاصل کرو ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ارشاد ہے سینے میں علم کی مثال یہ ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ ۔

کسی دانا سے پوچھا گیا وہ کیا چیز ہے جسے **سنبھال** کر رکھنا چاہیئے اسے کہ جب آدمی کی کشتی ڈوبے تو وہ تیرتی رہے ۔ یعنی علم !

ایک اور حکیم کا قول ہے جو کوئی حکمت کو اپنی لگام بنائے گا لوگ اسے اپنا امام بنائیں گے جس کی دانائی مشہور ہو جاتی ہے اس کی عزت بھی ہونے لگتی

ہے۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے لڑکوں کو نصیحت کی علم حاصل کرو کیونکہ مال دار ہوئے تو علم تمہارا جمال ہو گا اور غریب ہو گے تو علم تمہارے لیئے دولت ثابت ہو گا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے علم کی دولت خوش نصیب ہی کو ملتی ہے اور بد نصیب اس سے محروم رہتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم مال سے بہتر ہے کیونکہ مال کی تمہیں نگہبانی کرنا پڑتی ہے مگر علم تمہارا نگہبان ہوتا ہے مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے، مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے علم حاکم ہے اور مال محکوم ۔ مال دار چل بسے، لیکن علم والے زندہ ہیں اور رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے ۔ بے شک ان کے جسم مٹ گئے ہیں مگر ان کے کارنامے کبھی مٹنے والے نہیں ۔

عون بن عبد اللہ؁ کا مقولہ ہے کمال تقویٰ یہ ہے کہ نیا علم حاصل کرتے رہو یہ یلم پر ظلم ہے کہ اس میں اضافہ کا خیال نہ ہو علم میں افزونی سے غفلت اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے موجودہ علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہے

جعفر کہتے ہیں اصلی کمال یہ ہے کہ تفقہ فی الدین حاصل ہو ۔ مصیبت میں ثابت قدمی ہو اور معیشت درست رہے (ابلیس کسی کی موت سے اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا عالم کی موت سے خوش ہوتا

داناؤں کا قول ہے اصحابِ علم کی برتری کا ثبوت یہ ہے کہ لوگ ان کی

تابعداری کرتے ہیں

قدیم مقولہ ہے علم سب سے بڑی شرافت ہے اور ادب و انسانیت سب سے اعلیٰ نسب ہے۔

مشہور مقولہ ہے علماء بارانِ رحمت ہیں جہاں بھی ہوں نفع پہنچائیں گے

ابن المقضع کا قول ہے علم حاصل کرو۔ بادشاہ ہوئے تو اور اونچے ہو جاؤ گے۔ عام آدمی ہوئے تو زندہ رہ سکو گے۔

اسی ابن القضع نے کہا دولت یا طاقت کی وجہ سے عزت کی جائے تو خوش نہ ہو کہ یہ عزت ناپائیدار ہے ہاں علم یا دین کی وجہ سے عزت ہو تو خوش ہونا کہ یہ پائیدار عزت ہے

لقمان حکیم سے پوچھا گیا سب سے افضل کون ہے ! کہا مومن عالم اس کے پاس ہمیشہ بھلائی ملتی ہے حجاج بن یوسف نے خالد بن صفوان سے پوچھا بصرے کا سردار کون ہے ؟ خالد نے جواب دیا حسن ! حجاج نے تعجب سے کہا یہ کیونکر ممکن ہے ؟ حسن تو غلاموں کی اولاد ہے خالد نے کہا حسن اس لیئے سردار ہیں کہ لوگ اپنے دین میں ان کی محتاج ہیں اور وہ ان کی دنیا میں کسی کے محتاج نہیں بخدا میں نے بصرے میں کسی عزت دار کو نہیں دیکھا جو حسن کے حلقے میں پہنچنے کی کوشش نہ کرتا ہو سب کو ان کا وعظ سننے اور ان سے علم حاصل کرنے کی آرزو رہتی ہے۔ یہ سن کر حجاج نے کہا واللہ یہی سرداری ہے !۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان حج کے موقعہ پر میدان میں بیٹھے پہلو میں

بیوی بھی بیٹھی تھی کیا دیکھتے ہیں کچھ لوگ اونٹوں پر چلے آ رہے ہیں اور ایک نوجوان گارہا ہے

وانا الا خضر من یعرفنی

واخضر الجلد من بیت العرب

(میرا رنگ گندمی ہے ۔ جو مجھے جانتا ہے ' جانتا ہے عرب کے خوشحال ترین خاندان سے ہوں)

من یسا جلنی یساجل ماجدا

یملا الدلوالی عقد الکرب

(میری سیالی کرنا ایسے سخی دل کی سیالی کرنا ہے ' جو ڈول کو منہ تک بھر دیتا ہے)

معاویہؓ نے پوچھا یہ کون ہے ۔ بتایا گیا جعفر بن ابی طالب کی اولاد کہنے لگے رستہ چھوڑ دو جانے دو ۔ ذرا دیر بعد پھر ایک غول نمودار ہوا اس میں ایک لڑکا گارہا تھا ۔

بینما ینکو ننی ابصرتنی

عند قد المیل یسعی بی الاغر

(نازنینوں میں میرا چرچا ہو رہا تھا کہ محبوبہ نے دیکھ لیا گھوڑا مجھے اڑائے لیئے چلا جا رہا ہے

فلن تعرفن الفتی قلن نعم

قدعرفناہ وھل یخفی القمر

(آپس میں کہنے لگیں اس بانکے جوان کو جانتی ہو ؟ جواب ملا ہاں ہاں چاند بھی چھپتا ہے

معاویہؓ نے پوچھا یہ کون ہے ؟ بتایا گیا ' عمر بن عبد اللہ بن ربیعہ کہنے لگے ' رستہ چھوڑدو جانے دو ۔ پھر دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بھیڑ لگی ہے اور طرح طرح کے مسئلے پوچھے جا رہے ہیں دریافت کیا اور یہ کون ہے بتایا گیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر معاویہؓ نے بیوی سے کہا تیرے باپ کی قسم یہی شرف ہے بخدا دنیا و آخرت کا یہی شرف ہے !

علم کی فضیلت عبادت پر

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھوڑا علم بہت عبادت سے بہتر ہے انسان کو تھوڑا علم بھی کافی ہے اگر خدا کی بندگی کرے اور تھوڑی جہالت بھی بہت ہے اگر اپنی رائے پر مغرور ہو ۔ آدمی دو قسم کے ہیں عالم اور جاہل ۔ عالم سے کج بحثی نہ کرو اور جاہل سے گفتگو نہ کرو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا دین وہ ہے جو سب سے آسان ہے اور بہترین عبادت فقہ علم ہے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت امت

پر۔

حضرت عمرو بن قیس الملائی سے مروی ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین کی بنیاد تقویٰ پر ہے

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کیا خوش عطیہ ہے اور کیا ہی خوب سوغات حکمت کا بول جسے تم نے سنا اور یاد کر لیا پھر اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور اسے بھی سکھا دیا۔ ایسا ایک عمل سال بھر عبادت کے برابر ہے۔

قتادہ ؒ کا قول ہے علم کا ایک باب جسے آدمی اپنی اصلاح اور اپنے بعد کی اصلاح کے خیال سے حفظ کرتا ہے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے

حزام بن حکیم کی روایت ہے کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء بہت ہیں اور الفاظ کم مانگنے والے تھوڑے ہیں اور دینے والے بہت لیکن ایسا زمانہ بھی آئے گا جب علماء کم ہوں گے اور الفاظ بہت دینے والے تھوڑے ہوں گے اور مانگنے والے بہت اس زمانے میں علم عمل سے بہتر ہو گا۔

مطرف بن عبد اللہ **الشخیر** کا قول ہے میں علم میں حصہ پانے کو عبادت کے حصے پر ترجیح دیتا ہوں عافیت ملے اور شکر بجا لاؤں تو یہ آزمائش میں پڑنے اور صبر کرنے سے بہتر ہے۔ میں نے اس خیر پر غور کیا جس میں شر نہیں تو عافیت و شکر جیسی کوئی چیز نہ پائی

قتادہ ؒ کہتے ہیں میرے نزدیک پوری رات علمی مذاکرے میں گزار دینا عبادت میں گزارنے سے بہتر ہے

اسحاق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد ؒ سے قتادہ ؒ کے اس قول کا ذکر کر کیا تو فرمایا اس سے مراد وہ علم ہے جس سے لوگ اپنے دین میں فائدہ اٹھاتے ہیں میں نے کہا مثلاً وضو نماز روزہ حج طلاق وغیرہ مسائل واحکام کا علم ؟ کہنے لگے ہاں اسحاق کہتے ہیں اسحاق بن راہویہ نے بھی امام احمد ؒ کی تصدیق کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں ایک گھڑی بیٹھ کر اپنے دین میں **تفقہ** حاصل کروں تو یہ مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ شام سے صبح تک پوری رات عبادت میں گزاردوں ابن وہب کا بیان ہے کہ امام مالک ؒ کے پاس بیٹھا درس لے رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا میں نے کتابیں سمیٹیں اور اٹھ کھڑا ہوا۔ امام مالک ؒ تعجب سے پوچھنے لگے یہ کیا؟ میں نے عرض کیا نماز کے لیئے جا رہا ہوں فرمانے لگے عجیب بات ہے جس چیز کے لیئے اٹھے ہو ' وہ اس سے افضل نہیں جس کے لیئے بیٹھے بشرطیکہ نیت درست ہو۔

امام شافعی ؒ کا مقولہ ہے طلب علم نماز نفل سے افضل ہے

سفیان ثوری ؒ کہا کرتے تھے نیت نیک ہو تو طلب علم سے افضل کوئی عمل نہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم نکلو اور علم کا ایک باب بھی سیکھ لو تو یہ تمہارے لیئے سو رکعت

نماز سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کاستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون علم ہے **تفقہ** فی الدین سے بہتر خدا کی عبادت کسی اور طریقے سے نہیں کی گئی شیطان پر ایک اکیلا عالم ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے **قائم اللیل اور صائم النہار** ہزار عابدوں کی موت حلال و حرام جاننے والے ایک دانا و بینا کی موت کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔

عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے جو کوئی علم کے بغیر عمل کرتا ہے اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا

علماء کی فضیلت شہداء پر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انبیاء کو علماء پر دو درجے فضیلت حاصل ہے اور علماء کو شہداء پر ایک درجہ

حضرت ابو ذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طالب علم طلب علم کی حالت میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔

ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

جہاد کے بارے میں سوال کیا تو فرمانے لگے تمہیں جہاد سے افضل عمل کیوں نہ بتادوں ؟۔ مسجد بنا کے بیٹھ جاؤ اور فرائض و سنت اور علم دین کی تعلیم دینا شروع کر دو۔

نیکی کی تعلیم

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرا اونٹ خستہ ہو گیا ہے سواری عطا کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا میرے پاس سواری نہیں ہے لیکن تو فلاں شخص کے پاس جا وہ گیا اور سواری مل گئی لوٹ کر اطلاع دی تو ارشاد فرمایا بھلائی کی راہ دکھانے والے کا ثواب بھی بھلائی کرنے والے کے برابر ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کے فرشتے آسمان و زمین کی مخلوق حتی کہ اپنے سوراخ میں چونٹیاں حتی کہ سمندر کی مچھلیاں سبھی نیکی سکھانے والے کے لیئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم اور **متعلم** دونوں ثواب میں شریک ہیں پڑھنے والا اور سننے والا دونوں ثواب میں شریک ہیں نیکی کی راہ بتانے والا اور نیکی پر چلنے

والا دونوں ثواب میں شریک ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا علم حاصل کر لو اس سے پہلے کہ اٹھا لیا جائے۔ پھر فرمایا عالم اور **متعلم** دونوں اجر میں شریک ہیں باقی لوگوں میں بھلائی نہیں پھر شہادت اور بیچ کی مبارک انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے آدمی تین قسم کے ہیں عالم ربانی ' نجات کے خیال سے طالب علم اور باقی لوگ ہر آواز پر دوڑ پڑنے والے اجڈ گنوار ہیں

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے عالم بنو یا **متعلم** محب بنو یا متبع مگر خبردار پانچویں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا یہ پانچواں کون ہے ؟ جواب دیا بدعتی۔ !

علم موت کے بعد بھی کام آتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا موت کے ساتھ آدمی کا عمل بھی منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ صدقہ جاریہ فیض رساں علم ' اور صالح اولاد جو مرنے والے کے حق میں دعا کرے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تین عمل ایسے ہیں کہ موت کے بعد بھی مسلمان کو فائدہ پہنچاتے

ہیں ۔ ایسا صدقہ کر گیا جس کا ثواب اس کے لیئے برابر جاری ہے ' ایسی اولاد صالح چھوڑی جو اس کے لیئے دعا کرتی ہے ایسے علم کی اشاعت کر گیا جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں مسلمان کو فائدہ پہنچاتی ہیں اولاد صالح کی دعا علم کی اشاعت صدقہ جاریہ ۔

علم میں رشک و رقابت

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صرف دو چیزوں میں حسد کرنا ٹھیک ہے آدمی کو خدا نے مال دے کر راہ حق میں خرچ کرنے کی قدرت بخشی اور آدمی کو حکمت دی جس کے بموجب وہ فیصلے کرتا اور جس کی تعلیم دیتا ہے

آیت **واذکون مایتلی فی بیوتکن من ایات اللّٰہ والحکمۃ** کی تفسیر میں قتادہؒ نے کہا **ایات اللّٰہ** اور **الحکمۃ** کی تفسیر میں حسن بصریؒ نے کہا کتاب قرآن ہے اور حکمت سنت ہے

ابن وہب کا بیان ہے کہ امام مالکؒ نے آیتیں پڑھیں **واتیناہ الحکم صبیا -- قد جئتکم بالحکمۃ --- ونعلمہ الحکمۃ --- واذکون مایتل فی بیوتکن من آیات اللّٰہ والحکمۃ** اور فرمایا ان سب میں حکمت سے مراد اطاعت الٰہی دین الٰہی میں **تفقہ** اور اس پر عمل ہے

ابن وہب کہتے ہیں ایک اور موقعہ پر میں نے امام مالکؒ کو فرماتے سنا میرا دل کہتا ہے کہ حکمتہ سے مقصود دین الٰہی میں **تفقہ** ہے یہ اس لیئے کہ بعض آدمی دینوی معاملات میں تو عقل مند نظر آتے ہیں مگر دین میں بالکل جاہل ہوتے ہیں اور بعض آدمی دنیا کے معاملات میں کم سمجھ ہوتے ہیں مگر اپنا دین خوب سمجھتے ہیں خدا نے یہ نعمت ان لوگوں کو دی ہے اور ان لوگوں کو اس سے محروم رکھا ہے پس دین الٰہی میں **تفقہ** کے سوا کچھ نہیں

ابن وہب کہتے ہیں امام مالکؒ نے فرمایا حکمت اور علم بہت سے مسائل کا یاد کر لینا نہیں ہے بلکہ وہ ایک نور ہے ' جس کے ذریعہ خدا جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حکمت عزت دار آدمی کو اور زیادہ عزت بخشتی ہے اور غلام کو بلند کرتے کرتے بادشاہوں کے تخت پر بٹھا دیتی ہے

ابو عمر کہتے ہیں اسی مضمون کو لے کر شاعر نے کہا ہے

العلم ینهض بالخیسی الی العلا

والجهل یقعد بالفتی المنسوب

(علم حقیر آدمی کو بھی بلند کر دیتا ہے مگر جہل حسب نسب والے شریف کو بھی لے ڈوبتا ہے)

کم عمری میں تحصیل علم

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو لڑکا طلب علم اور عبادت میں نشو و نما پاتا ہے یہاں تک کہ بڑا ہو جاتا ہے اور اپنی اسی حالت پر استوار رہتا ہے تو اسے ستر صدیقوں کا ثواب ملتا ہے۔

حسن بصریؒ کا مقولہ ہے بچپن میں تحصیل علم، پتھر میں لکیر کی طرح ہے

علقمہؒ کہتے ہیں میں نے کم عمری میں جو کچھ یاد کر لیا تھا اس طرح محفوظ ہے گویا کتاب میں دیکھ رہا ہوں

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لڑکوں اور بھتیجوں کو نصیحت کی علم حاصل کرو کیونکہ گو آج تم قوم کے چھوٹے ہو، مگر کل تم ہی قوم کے بڑے بننے والے ہو جس نے یاد کیا ہو، لکھ کر یاد کر لے۔

عروہ بن الزبیر اپنے لڑکوں سے کہا کرتے تھے۔ آؤ مجھ سے علم حاصل کرو، کیونکہ عنقریب تم قوم میں بڑے آدمی ہو گے میں بھی پہلے چھوٹا تھا اور کوئی میری پرواہ نہ کرتا تھا لیکن جب نوجوان ہوا، تو لوگ دوڑ دوڑ کر آئے اور مجھ سے فتوے لینے لگے اس سے بڑھ کر عیب اور کیا ہو سکتا ہے کہ آدمی سے اس کے دین کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ جاہل نکلے۔

یوسف بن یعقوب بن الماجشون کا بیان ہے کہ ہم ابن شہاب سے مسئلے پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن انھوں نے ہم سے کہا کم عمری کی وجہ سے اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ جب

کوئی مشکل معاملہ آ پڑتا تو نو عمروں کو بلا کر مشورہ کرتے اور ان کی تیز عقلوں سے فائدہ اٹھاتے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت میں کم سن تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا چلو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کر لیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں انصاری نے جواب دیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم بھی عجیب آدمی ہو۔ اتنے صحابیوں کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے میں لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فلاں صحابی کے پاس فلاں حدیث ہے اس کے گھر دوڑ جاتا۔ اگر وہ قیلولے میں ہوتا تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر اس کے دروازے ہی پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی جو وہ صحابی باہر آتا اور مجھے اس حال میں پاتا تو متاثر ہو کر کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابن عم آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا سنا ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فلاں حدیث روایت کرتے ہیں اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں وہ کہتا آپ نے نے کسی کو بھجوایا ہوتا اور میں خود چلا آتا میں جواب دیتا نہیں اس کام کے لیئے خود مجھ ہی کو آنا چاہیئے تھا اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحابِ رسولؐ گزر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا ابن عباس تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے!

مکحول سے روایت ہے کہ حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بوڑھا

آدمی جوان سے علم حاصل کرنے میں نہ شرمائے۔

علم میں سوال و جواب

معلمِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہل کا علاج سوال ہے

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں خدا کی رحمت ہو انصاری عورتوں پر شرم انہیں اپنا دین سیکھنے سے باز نہ رکھ سکی! حضرت ام سلیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرم کی وجہ سے مذی کے بارے میں سوال نہ کر سکے کیونکہ حضور پر نورؐ کے داماد تھے تو بلکہ مقداد اور عمارؓ کے ذریعہ دریافت کیا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے علم تلاش سے بڑھتا اور سوال سے حاصل ہوتا ہے

ابن شہاب کا مقولہ ہے علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ایک شخص کو جو زخمی تھا غسل کی حاجت ہوئی۔ لوگوں نے غسل کرا دیا اور وہ ٹھٹھر کر مر گیا محسن کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی تو ناراض ہوئے اور فرمایا اسے مار ڈالا خدا انھیں مارے! کیا جہل کا علاج سوال نہ تھا۔

عبد اللہ بن بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے نسابہ عرب، دعبل کو طلب کیا اور عربیت قبائلی نسب اور ستاروں کے

متعلق بہت سے سوال کیئے اس نے معقول جواب دیئے اور بہت ذی علم ثابت ہوا۔ معاویہؓ نے خوشی اور تعجب سے پوچھا دعبل تو نے یہ سب کیسے جانا ؟ اس نے جواب دیا میں نے یہ سب بیدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے سیکھا ہے!

اصمعی کا شعر ہے

شفاء العمیٰ طول السوال وانما

تمام العمیٰ طول السکوت علی الجهل

(کوری عقل کا علاج دائمی سوال ہے اور کوری کی تکمیل جہل پر دائمی سکوت ہے)

خلیل بن احمد کہا کرتے تھے ثواب کے لیئے نہیں تو اسی خیال سے لوگوں کو تعلیم دو کہ خود تمہارا علم تازہ رہے۔ کثرت سوال سے اکتاؤ نہیں کیونکہ اس سے تم پر علم کے نئے نئے دروازے کھلیں گے۔

ایک شخص عبد اللہ بن مبارکؒ کے حلقے میں حاضر ہوا۔ محدث طرح طرح کے سوال کر رہے تھے، وہ شرم سے چپ بیٹھا تھا عبد اللہؒ نے محسوس کیا اور ایک پرزے پر یہ شعر لکھ کر اس کی طرف بڑھا دیا

ان تلبثت عن سوالک عبد اللّٰہ ترجع غدا بخفی حنین (بندہ خدا آج سوال سے ہچکچاتے رہے تو کل جب لوٹو گے تو ہاتھ میں ڈھاک کے تین پات ہی ہوں گے۔)

فاعنت الشیخ بالسوال تجده

سلسا یلتقیک بالراحتین

(شیخ کو سوالوں سے پریشان کرو، تم اسے نرم پاؤ گے اور وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گا)

و اذا لم تصح صیاح الثکالیٰ

قمت عنم وانت صفرالیدین

(بیواؤں کی طرح نہ چلاؤ گے تو شیخ کے پاس سے خالی ہاتھ اٹھو گے)

سلیمان بن یسار کا مقولہ ہے سلیقہ سوال نصف علم ہے اور اعتدال نصف زندگی۔

اصمعی سے پوچھا گیا آپ نے یہ تمام علم کیسے حاصل کیا؟ کہنے لگے مسلسل سوال سے اور ایک ایک لفظ گرہ میں باندھ کے۔

عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے۔ بہت کچھ علم مجھے حاصل ہے لیکن جن باتوں کے سوال سے میں شرمایا تھا ان سے بڑھاپے میں بھی جاہل ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں جنہیں خوب یاد رکھنا اور ان کے لئے ہر قسم کی مشقت برداشت کرنا چاہیئے! بندہ اپنے گناہ کے علاہ کسی سے نہ ڈرے اپنے پروردگار کے سوا کسی سے آس نہ لگائے۔ جاہل سوال سے نہ شرمائے عالم اگر کوئی بات نہیں جانتا تو اعتراف جہل میں شرم نہ کرے۔ ایمان میں صبر کا درجہ وہی ہے جو جسم میں سر کا۔ جس طرح بے سر کا جسم بے کار ہے اسی طرح آدمی میں صبر نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔

حضرت امیر المومنین رضؓ ہی کا مقولہ ہے خوف کا نتیجہ ناکامی ہے اور شرم کا

نتیجہ محرومی۔

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جو کوئی طلب علم میں شرماتا ہے اس کا علم حقیر رہتا ہے۔

خلیل کہتے ہیں جہل در اصل حیا اور تکبر کے درمیان ایک درجہ ہے

مشہور مقولہ ہے جو سوال کرنے میں سبکی سمجھتا ہے اس کا علم بھی ہلکا ہوتا ہے جو خیال کرتا ہے کہ علم کی کوئی انتہاء ہے وہ علم پر ظلم کرتا ہے۔

ابو کثیر نے کہا علم کی میراث سونے چاندی کی میراث سے بہتر ہے اچھا دل اچھے موتی سے قیمتی ہے علم تن آسانی کے ساتھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

ابراہیم بن مہدی کا مقولہ ہے بے وقوفوں کی طرح سوال کرو اور عقلمندوں کی طرح یاد کرو

سفیان ثوری ؒ کی روایت ہے کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا اس کے لیئے ایک ہلاکت ہے اور جو جاہل ہے مگر علم حاصل نہیں کرتا اس کے لیئے دو ہلاکتیں ہیں۔

طلب علم میں سفر

جمیل بن قیس سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینے سے چل کر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دمشق آیا اور ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نہ کسی اور مطلب سے آئے ہو نہ تجارت پیش نظر ہے صرف حدیث ہی کی جستجو میں نکلے ہو؟ اس نے

عرض کیا جی ہاں واقعہ یہی ہے ۔ اس پر حضرت نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے راحت دو جہاں ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیئے اپنے پر رکھ دیتے ہیں ۔ جنت کی ایک راہ اس پر کھل جاتی ہے اور یہ کہ عالم کے لیئے آسمان و زمین کی تمام مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے ' جو بدر منیر کو تمام ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء نے درہم دینار نہیں چھوڑا ۔ صرف علم چھوڑا ہے جس نے علم حاصل کر لیا ' بڑی دولت کا مالک بن گیا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی کنیز کو اچھی تعلیم دی اور اچھی تربیت سے سنوارا پھر آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا اس کے لیئے دو ثواب ہیں اور اہل کتاب میں سے جو شخص اپنے نبی پر اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لیئے دو ثواب ہیں اور جس غلام نے اپنے آقا کا حق اور اپنے خدا کا حق ادا کر دیا اس کے لیئے دو ثواب ہیں **شعبی** رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث روایت کر کے حاضرین سے کہا لو یہ مفت لے جاؤ اس سے کم درجے کی حدیث کے لیئے لوگ اگلے زمانے میں مدینہ تک سفر کیا کرتے تھے !

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتہ چلا کہ فلاں صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اسی وقت میں نے اونٹ خریدا اس پر زین کسا اور صحابی کی تلاش میں چل پڑا ۔ ایک

مہینے کی دوڑ و دھوپ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ صحابی ملک شام میں موجود ہے۔ عبد اللہ بن انیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا نام تھا میں شام پہنچا اور اس کے دروازے پر اونٹ بٹھا دیا۔ گھر میں خبر بھیجی کہ جابر آپ کی چوکھٹ پر کھڑا ہے خادم نے لوٹ کر کہا میرے آقا پوچھتے ہیں 'کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہیں میں نے کہا ہاں مجھ ہی کو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں یہ سنتے ہی عبد اللہ بن انیس باہر نکل آئے اور مجھ سے معانقہ کیا میں نے کہا سنا ہے آپ کے پاس مظالم کے بارے میں ایک ایسی حدیث موجود ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنی

انہوں نے جواب دیا بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اور شام کی طرف دست مبارک سے اشارہ کیا) اس حال میں جمع کرے ننگے بدن اور ننگے پاؤں ہوں گے پھر انھیں ایسی آواز میں پکارے گا کہ دور نزدیک سب جگہ سنی جائے گی فرمائے گا میں ہوں منصب شہنشاہ! کوئی جنتی جنت میں نہیں جا سکتا جب تک ایک دوزخی بھی اس پر کسی ظلم کا حتیٰ کہ طمانچے تک کا دعویٰ دار ہے اور کوئی دوزخی دوزخ میں نہیں جا سکتا جب تک اس پر ایک جنتی بھی کسی ظلم کا حتی کہ طمانچے تک دعوے دار ہے صحابہ نے عرض کیا کہ وہاں بدلہ کیسے دیا جائے گا جب کہ خدا کے حضور سب ننگے بدن اور ننگے پاؤں ہوں گے؟ جواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نیکیوں اور بدیوں سے۔

ابو سعید اعمیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے مدینے سے مصر کا سفر محض اس لیئے اختیار کیا کہ حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنیں ۔ چنانچہ پہنچے اور عتبہ نے استقبال کیا تو فرمانے لگے میں ایک حدیث کے لیئے آیا ہوں جس کے سننے والوں میں اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں عتبہ نے حدیث سنائی کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے مومن کی ایک برائی ڈھکی ' قیامت کے دن خدا اس کی پردہ پوشی کرے گا حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث سنتے ہی اپنے اونٹ کی طرف بڑھے ۔ وہ سفر کے لیئے تیار تھا۔ ایک لحہ ٹھہرے بغیر مدینے واپس چلے گئے ۔

سعید بن **مسیب** کہتے ہیں میں ایک ایک حدیث کے لیئے کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں سفر کرتا تھا۔

شعبیؒ کا بیان ہے میں نے مسروق سے بڑھ کر کسی کو علم کے لیئے سفر کرنے والا نہیں سنا

حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاہل مر جانے کے خوف سے جو بندہ طلب علم میں نکلتا ہے یا سنت مٹ جانے کے ڈر سے اس کے احیاء کے لیئے چلتا ہے تو اس کی مثال غازی کی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیئے نکلتا ہے جسے عمل نے پیچھے کر دیا نسب اسے آگے نہیں کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی طلب علم میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیئے دعا کرتے رہتے

ہیں اس کی معیشت میں برکت ہوتی ہے ۔ اس کا رزق گھٹتا نہیں مبارک ثابت ہوتا ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طلب علم میں نکلنے والا واپسی تک جہاد فی سبیل اللہ میں ہے ۔

شعبی کا قول ہے اگر کوئی شخص ملک شام کے آخر سے چل کر یمن کے آخر تک محض اس لیئے جائے کہ حکمت کا ایک بول سن لے تو میرے نزدیک اس کا سفر ضائع نہیں گیا۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے جو کوئی علم کے لیئے سفر کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل میں نقص ہے

طلب علم میں ثبات و دوام

امام مالکؒ کا قول ہے جس کے پاس علم ہے اسے بھی مزید علم کی تحصیل سے بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقوٰے کی ایک کان یہ بھی ہے کہ جو علم تمہارے پاس ہے اس کے ذریعہ وہ علم حاصل کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے یہ علم کا نقص ہے کہ اس میں اضافے کا خیال نہ ہو مزید علم کی خواہش نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہے

انہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے احیاء اسلام کے لیئے علم حاصل کرتے ہوئے جو مر جاتا ہے انبیاء کو اس پر صرف ایک درجہ فضیلت رہ جاتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے دو حریص ایسے ہیں جن کی حرص کبھی ختم نہیں ہوتی علم کا حریص اور دنیا کا حریص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا طالب علم اگر تحصیل علم کی حالت میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا علم کب تک حاصل کرنا چاہیئے ؟ فرمایا جب تک زندگی ہے۔

عبد اللہ بن مبارک ؒ سے پوچھا گیا آپ کب تک علم حاصل کرتے رہیں گے ؟ جواب دیا موت تک انشاء اللہ ایک اور موقعہ پر اس طرح جواب دیا شاید وہ کلمہ اب تک میں نے نہ سنا ہو جو میرے کام آئے

سفیان بن **عیینہ** سے پوچھا گیا طلب علم کی ضرورت سب سے زیادہ کسے ہے ؟ جواب دیا جو سب سے زیادہ صاحب علم ہے کیونکہ اس سے غلطی ہونا سب سے زیادہ معیوب ہے

منصور بن مہدی نے مامون رشید سے سوال کیا بوڑھوں کو بھی علم حاصل کرنا چاہیئے ؟ مامون نے جواب دیا اگر جہل بوڑھوں کے حق میں بھی معیوب ہے تو ضرور علم حاصل کرنا چاہیئے۔

ابن ابی غسان کا مقولہ ہے آدمی اس وقت تک عالم ہے جب تک طالب علم ہے اور اس وقت سے جاہل ہے جب طالب علمی کو خیرباد کہہ دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قوم انصار کے پاس مجھے زیادہ تر علم ملا میں کسی کسی انصاری کے دروازے پر دوپہر کی گرمی میں پڑا رہتا تھا حالانکہ اگر میں چاہتا تو وہ ملاقات کے لیئے فوراً نکل آتا، مگر اس کے آرام اور خوش دلی کا خیال رہتا تھا!

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت روایت کرتا ہے حالانکہ اگر قرآن میں یہ دو آیتیں موجود نہ ہوئیں تو میں کچھ بھی روایت نہ کرتا **ان الذیمن یکتمون ما انزل اللّٰہ من الکتاب** اور **ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ** واقعہ یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی خرید و فروخت میں لگے رہتے تھے اور انصاری بھائی کھیتی باڑی سے فرصت نہ پاتے تھے لیکن ابو ہریرہ اپنا پیٹ پالنے کے لیئے راحت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور وہ ارشاد بھی سنتا تھا جو یہ لوگ نہیں سنتے تھے۔

ابو زناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم حاصل کرنے کے لیئے ان کے صاحبزادے عبید اللہ کے پاس جایا کرتے تھے وہ کبھی آنے دیتے اور کبھی لوٹا دیتے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے علم حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی راہ میں فقر و فاقے کی لذت چکھی نہ جائے پھر ربیعہ کی غربت و مصیبت بیان کی جو

انھیں طلب علم میں جھیلنا پڑی تھی فرمایا ربیعہ اس قدر نادار ہو گئے تھے کہ گھر کی چھت تک بیچ ڈالی ان کی غذا یہ تھی کہ مدینے کے کوڑے پر سے سڑی ہوئی کشمش چن چن کے کھایا کرتے تھے۔

امام ابو یوسف ؒ فرمایا کرتے تھے ہم نے اور ہمارے ساتھ بے شمار آدمیوں نے طالب علمی کی لیکن فائدہ انہی کو پہنچا جن کے دل دہی سے پک گئے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ ابو العباس نے حکومت پا کر تمام علماء کو مدینے سے بلا لیا تھا ہمارے گھر میں سویرے تڑکے دہی چپڑی روٹی تیار ہو جاتی تھی ہم اس کا ناشتہ کر کے طلب علم میں نکل کھڑے ہوتے تھے۔ پھر لوٹتے تھے اور یہی روٹی کھا لیتے تھے لیکن چٹورے لڑکے اچھے اچھے کھانوں کی چاٹ میں رکے رہتے تھے اور اس علم سے محروم رہ جاتے تھے ؟ جو ان کی غیر حاضری میں ہمیں حاصل ہوا کرتا تھا۔

سح نون کا مقولہ ہے علم اسے راس نہیں آ سکتا جو پیٹ بھر کھانا کھاتا ہے

امام شافعی ؒ کہا کرتے تھے جو شخص دولت کے زور اور خودی کے گھمنڈ میں طالب علمی کرتا ہے نا کام رہے گا البتہ جس نے خاکساری تنگ دستی اور احترامِ علم کے ساتھ طالب علمی کی وہ کامیاب ہو گا

امام شافعی ؒ نے اپنی ابتدائی طالب علمی کا حال اس طرح بیان کیا ہے۔

میں یتیم بچہ تھا ماں نے مکتب بھیجا مگر گھر میں اتنا بھی نہ تھا کہ میاں جی کی کچھ خدمت کی جاتی تو خوش قسمتی سے میاں جی اس پر راضی ہو گئے کہ جب

باہر جایا کریں گے تو میں لڑکوں کی نگرانی کیا کروں گا اس طرح جب میرا قرآن پاک ختم ہو گیا تو مسجد میں علماء کے حلقوں میں حاضری دینے لگا۔ جو بھی حدیث یا مسئلہ سن پاتا فوراً یاد ہو جاتا۔ میری ماں اس قدر غریب تھیں کہ کاغذ کی قیمت بھی نہیں دے سکتی تھیں۔ مجبوراً چکنی ہڈیاں ڈھونڈتا پھرتا اور کوئی مل جاتی تو اٹھا لیتا اور اس پر لکھنا شروع کر دیتا تحریر سے بھر جاتی اور جگہ باقی نہ رہتی تو اسے گھر کے ایک پرانے گھڑے میں احتیاط سے رکھ دیتا۔ اس طرح میری تعلیم چل رہی تھی کہ اتفاق سے یمن کا ایک گورنر مکے آیا بعض قرشیوں نے میری سفارش کی اور وہ مجھے کام دینے پر راضی ہو گیا مگر ماں کے پاس اتنا کہاں تھا کہ میں اپنی حیثیت درست کر کے گورنر کے ساتھ سفر کر سکتا آخر بڑی بی نے اپنی رداء سولہ دینار میں رہن رکھ کے مجھے روپیہ دیا اور میں گورنر کے ساتھ ہو لیا یمن پہنچ کر گورنر نے ایک کام میرے سپرد کیا اور میں نے اس خوبی سے انجام دیا کہ لوگوں نے بڑی تعریف کی اس سے مجھے ترقی اور زیادہ بڑا کام دیا گیا اسے بھی میں نے خوش اسلوبی سے پورا کیا اور زیادہ تعریف ہوئی اور ترقی ملی۔ دوسرے سال ماہ رجب میں جب یمن کے زائر مکے گئے تو میری تعریف اپنے ساتھ لے گئے اور مکے میں بھی میری شہرت پھیل گئی۔ پھر میں یمن سے واپس آیا اور ابن ابی یحییٰ سے ملا۔ سلام کیا تو انھوں نے بری طرح آڑے ہاتھوں لیا کہنے لگے تم لوگ ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو یہ کرتے ہو وہ کرتے ہو مگر موقعہ پاتے ہی نکل بھاگتے ہو! اس کے بعد سفیان بن عتبہ سے ملاقات ہوئی بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے اور فرمایا ہم نے تمہارے منصب

کا حال سنایہ بہت اچھا ہے کہ سب تمہارے مداح ہیں ۔ تم حقوق اللہ ادا کر آئے ہو مگر اب واپس نہ جانا سفیان کی نصیحت کا مجھ پر ابن ابی یحییٰ کی پھٹکار سے زیادہ اثر ہوا۔

امام شافعیؒ نے اپنے دوست محمد بن حسن کو یہ شعر لکھ کر بھیجا' جب انھوں نے خط بھیجنے میں تاخیر کی

قل لمن لم تر عین من راہ مثلہ

(اس سے کہہ دو جسے دیکھ چکنے کے بعد آنکھوں نے اس کی نظیر نہیں دیکھی)

ومن کان من را   قدرای من قبلہ

(وہ ایسا ہے کہ جس نے اسے دیکھ لیا' گویا سب اگلوں کو دیکھ لیا)

العلم یابی اہلہ   ان ایمنعوہ اہلہ

(علم کو گوارا نہیں کہ اہل علم' علم کو اس کے اہل سے باز رکھیں)

لعلہ   یبذلہ   لاہلہ   لعلہ

(لیکن یہ عجلت کیوں شاید وہ علم کو مستحقوں پر خرچ کرنے لگے ۔

انہی محمد بن حسنؒ کے متعلق امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے ان سے میں نے اونٹ کے بوجھ برابر علم سنا ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مشہور خطبے میں فرمایا آدمی اپنے ہنر ہی سے آدمی ہے آدمی کا رتبہ اتنا ہی ہے جتنا اس کا ہنر ہے لہذا علم میں گفتگو کرو تاکہ تمہارے رتبے ظاہر ہوں۔

ابو عمر کہتے ہیں ، حضرت امیر المومنینؓ سے پہلے یہ جملہ کسی کی زبان پر جاری نہیں ہوا یہ حکمت کا عجیب و غریب کلام ہے آج تک تمام لوگ اس پر وجد کر رہے ہیں بہت سے شعراء نے یہی مضمون لیکر طبع آزمائی بھی کی ہے -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم سے مومن کو کبھی سیری نہیں ہوتی - علم حاصل ہی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جائے

تحصیل علم کی کیفیت

ابو الاحوص سے مروی ہے کہ عبد اللہ نے کہا آدمی عالم نہیں پیدا ہوتا علم سیکھ کر عالم بنتا ہے ابن **شبیب** کا مقولہ ہے **طبیعت** تربیت سے بنتی ہے - علم تلاش سے ملتا ہے - کثیر کہتا ہے

وفی الحلم وا لا سلام للمردازع

وفی ترک اھواء الفواد المتیم

(سلامت روی اور اسلام میں آدمی کے لیئے نفس کی بے راہ روی سے روک ہے)

بصائر رشد للفتی مسبینة

واخلاق صدق علمھا بالتعلم

(رشد و ہدایت کے نشان کھلے ہوئے ہیں اور اعلیٰ اخلاق سیکھنے سے آتے

ہیں)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے علم مومن کا گم گشتہ مال ہے جہاں ملے لے لو چاہے مشرکین ہی کے ہاتھ سے ہو علم سیکھنے میں عیب نہ سمجھو آپس میں ملو جلو اور علم کا چرچا کرو ورنہ علم جاتا رہے گا

علقمہؒ کہا کرتے تھے حدیث کا مذاکرہ کرو کیونکہ علم مذاکرے سے جوش مارتا ہے

اسماعیلؒ بن رجاء کا دستور تھا کہ مکتب کے لڑکوں کو آ کر حدیثیں سنایا کرتے تھے تاکہ بھول نہ جائیں۔

اصمعیؒ سے پوچھا گیا آپ نے یہ سب علم کیونکر محفوظ رکھا حالانکہ آپ کے ساتھی بھول گئے کہنے لگے میرے ساتھیوں نے حاصل کر چکنے کے بعد علم کو چھوڑ دیا اور میں برابر چرچا کرتا رہا۔

سعید بن **جبیر** کہا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے حدیثیں سناتے تھے اگر اجازت دیتے کہ اٹھ کر پیشانی چوم لوں تو ضرور چوم لیتا

خلیل ابن احمدؒ کا مقولہ ہے کتابوں سے زیادہ اپنے سینے کے علم کا مذاکرہ کیا کرو

عون بن عبد اللہؒ کا بیان ہے ایک دن ہم حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور دیر تک باتیں کرتے رہے پھر ہم نے عرض کیا شاید آپ اکتا گئی ہیں ؟ فرمانے لگیں کیا کہتے ہو۔ ہر کام میں میری نیت عبادت کی

رہتی ہے مگر علمی مذاکرے سے زیادہ مجھے کسی کام میں بھی لذت نہیں ملتی ! فراء کا قول ہے دو آدمیوں پر مجھے بڑا رحم آتا ہے اس پر جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے مگر سمجھ نہیں رکھتا اور اس پر جو سمجھ رکھتا ہے مگر علم حاصل کرنا نہیں چاہتا ان لوگوں پر سخت تعجب ہے جو تحصیل علم کی مقدرت رکھتے ہیں مگر علم حاصل نہیں کرتے۔

فراء ہی نے کہا ہے حکیم جالینوس سے پوچھا گیا اپنے ساتھیوں سے زیادہ تم نے حکمت کیسے حاصل کرلی ؟ جالینوس نے جواب دیا اس طرح کہ میں نے کتب بینی کے لیئے چراغ پر اس سے زیادہ خرچ کیا ہے جتنا وہ شراب پر خرچ کرچکے ہیں !

بزرچمر سے پوچھا گیا اتنا بہت علم تم نے کیونکر حاصل کیا ؟ جواب دیا کوے کی طرح تڑکے اٹھ کر گدھے کی طرح ثابت قدم رہ کر اور سوہر کی طرح حریص بن کر !

ابراہیم بن اشعبؒ کہتے ہیں میں نے فضیل بن عیاضؒ سے پوچھا مصیبت پر صبر کے معنی کیا ہیں ؟ فرمایا یہ کہ شکوہ نہ کرو زہد کے بارے میں سوال کیا فرمایا زہد قناعت ہے اور یہی تونگری ہے ورع کے بارے میں پوچھا فرمایا محرمات سے پرہیز ورع ہے ' خاکساری کا مطلب دریافت کیا فرمایا یہ کہ حق کے سامنے جھک جاؤ کسی سے بھی حق ملے قبول کرلو چاہے اجہل الناس ہی کیوں نہ ہو اور فرمایا اپنا علم جاہلوں کو دو عالموں کا علم خود لو اس طرح تمہارا علم محفوظ رہے گا اور جہل دور ہو جائے گا۔

ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا مجھے علم کا شوق ہے مگر اس اندیشے سے حاصل نہیں کرتا کہ ضائع نہ ہو جائے فرمایا علم کا ضائع ہونا یہی ہے کہ علم کو چھوڑ دیا جائے۔

علم کی عام بخشش

حضرت عبادہ بن اصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا مجھ سے علم سیکھو مجھ سے علم سیکھو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم النحر میں فرمایا مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو' کیونکہ نہیں معلوم اس حج کے بعد شاید پھر حج نہ کر سکوں

خالد بن عروہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کوئی ہے جو مجھ سے کچھ پوچھے خود نفع اٹھائے اور دوسروں کو نفع پہنچائے

سعید بن جبیر فرمایا کرتے تھے مجھے اس بات کی بڑی فکر ہے کہ لوگ میرا علم حاصل کر لیتے ہشام کہتے ہیں میرے والد عروہ بن الزبیر نے مجھ کو اور میرے بھائیوں عبد اللہ عثمان اور اسماعیل کو بلا کر فرمایا لوگوں کی بھیڑ کے ساتھ میرے حلقے میں نہ آیا کرو۔ تنہائی میں مجھ سے پوچھا کرو اس کے بعد مسائل بیان کرنا شروع کئے پھر چپ ہو گئے اور دیر کے بعد کہنے لگے اچھا جو کچھ سنا ہے مجھے سناؤ میری یاد داشت اچھی نکلی تو بہت خوش ہوئے۔

سفیان ثوری بقسم کہا کرتے تھے واللہ یہ حدیث کے طالب علم میرے پاس آنا چھوڑ دیں تو میں خود ان کے پاس جانا شروع کر دوں ایک شخص نے عرض کیا مگر وہ بغیر نیت کے علم حاصل کرتے ہیں فرمایا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔

ربیع بن سلیمان کہا کرتے تھے امام شافعیؒ نے مجھ سے کہا اگر میں تجھے علم گھول کر پلا سکتا تو ضرور پلا دیتا۔

انہی ربیع کا بیان ہے کہ امام شافعیؒ مسجد میں بیٹھے ہمیں درس دے رہے تھے کہ ان پر دھوپ آ گئی اس وقت ان کے ایک دوست آ نکلے اور دھوپ دیکھ کر کہنے لگے ابو عبد اللہ دھوپ میں ؟ شعر میں جواب دیا۔

اهين لهم نفسى لاكر مهبهم

ولن تكرم النفس التى لا تهنيه

(میں اپنے نفس کی آن کے لیئے اہانت کرتا ہوں تاکہ ان سے عزت پاؤں وہ نفس نہیں پا سکتا جس کی اہانت نہ کی جائے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے میں نے طالب علمی میں اپنے آپ کو نیچا کیا تو اب استادی میں عزت پائی۔ یعنی اساتذہ کا اکرام کیا اب میرا اکرام ہوتا ہے

علم کی منزلیں

فضیل بن عیاضؒ فرمایا کرتے ہیں علم کا پہلا زینہ خاموشی ہے۔ پھر توجہ

سے سننا ہے پھر حفظ ہے۔ پھر عمل ہے پھر اشاعت ہے۔

عبد اللہ بن مبارک ؒ نے فرمایا علم نیت سے شروع ہوتا ہے پھر بتوجہ سماعت ہے پھر فہم ہے پھر حفظ ہے پھر عمل ہے، پھر علم کی ترویج ہے۔

علمی پہیلیاں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر میں ردیف تھا کہ فرمایا معاذ کیا تجھے معلوم ہے کہ لوگوں پر خدا کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول ہی کو بہتر علم ہے۔ فرمایا لوگوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو بھی اس کے ساتھ شریک نہ بنائیں۔ پھر فرمایا اور اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ خدا پر لوگوں کا حق کیا ہے اگر وہ ایسا کریں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا خدا پر لوگوں کا حق یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ دے میں نے عرض کیا تو یا رسول اللہ، لوگوں کو یہ بشارت پہنچا دوں فرمایا نہیں عمل کرنے دو

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ایک درخت ایسا بھی ہے جس کے پتے کبھی نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ صحابہ کے خیالات بیابانی پیڑوں کی طرف دوڑنے لگے مگر میرے دل نے کہا ہو نہ ہو کھجور کا درخت ہے لیکن شرم کی وجہ سے میں بول نہ سکا آخر

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب حضور ہی فرمائیں وہ کون سا درخت ہے ؟ فرمایا وہ کھجور ہے میں نے یہ واقعہ اپنے والد عمر بن **الخطاب** سے بیان کیا تو کہنے لگے کاش تو نے دل کی بات کہہ دی ہوتی کہہ دیتا تو مجھے نہایت خوشی ہوتی۔

نعمان بن مراہ سے روایت ہے کہ قرآن میں حکم نازل ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا شرابی چور اور زانی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے ؟ انھوں نے عرض کیا خدا اور رسول ہی کو بہتر علم ہے۔ فرمایا یہ سب عمل فواحش ہیں اور قابل تعزیر ' لیکن بد ترین چوری یہ ہے کہ آدمی نماز میں چوری کرے ' عرض کیا گیا نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے فرمایا اس طرح کہ نہ رکوع پورا کرتا ہے نہ سجود

سعید بن **مسیب** نے اپنے شاگردوں سے سوال کیا وہ کون سی نماز ہے جس کی سب رکعتوں میں آدمی بیٹھتا ہے ؟ شاگرد جواب نہ دے سکے ؟ تو فرمایا وہ مغرب کی نماز ہے پہلی رکعت فوت ہو جائے اور تم دوسری رکعت میں شریک جماعت ہو تو ہر رکعت میں بیٹھو گے۔

اشاعت علم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راحت دو جہاں ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے سرخرو کرے جس نے ہم سے کوئی بات سنی یاد رکھی اور دوسروں کو پہنچا دی کتنے ہی حامل علم ہیں جو عالم نہیں ہوتے

حضرت ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے راحت جاں ﷺ نے فرمایا دیکھو جو حاضر ہیں غیر حاضروں کو یہ سب پہنچا دیں کیا عجب جنھیں پہنچاؤ گے وہ زیادہ سمجھنے والے ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس پر جو ایک دو فرض سیکھتا ہے عمل کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو سکھا دیتا ہے جو اس پر عمل کریں

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنے بھائی مسلمان کو سب سے بہتر فائدہ پہنچا سکتا ہے کہ جو اچھی بات سنے اسے بھی سنا دے۔

سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے۔ میری دانست میں اس سے زیادہ افضل کوئی عبادت نہیں کہ علم کی اشاعت کرو۔

حضرت سہیل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حاکم کائنات ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ ایک آدمی کو بھی ہدایت بخش دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا جو کوئی علم حاصل کرتا ہے اور اس کا چرچا نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانے کا مالک ہے مگر خرچ نہیں کرتا۔

ابن قاسم کہتے ہیں درس کے بعد جب ہم امام مالکؒ سے رخصت ہونے لگتے تو فرماتے خدا سے ڈرو اور اس علم کو پھیلاؤ لوگوں کو سکھاؤ اور کسی سے

بھی نہ چھپاؤ

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان کا علم حاصل کرنا اس پر عمل کرنا اور اس کی اشاعت کرنا صدقہ ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن علماء سے اشاعت علم کے بارے میں اسی طرح سوال ہو گا جس طرح انبیاء سے تبلیغ رسالت کے بارے میں

حدیث پاک میں ہے کہ معلم اخلاق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں بتا دوں سب سے بڑا سخی کون ہے؟ سب سے بڑا سخی خدا ہے۔ پھر آدمیوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے پھیلایا ایسا شخص قیامت کے دن ایک پوری امت بن کر اٹھے گا اور سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کی اور قتل ہو گیا۔'

سلیم بن عامر کہتے ہیں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہمیں بہت سی حدیثیں سنا چکے ' تو سوال کرتے تم سمجھ گئے؟ ہم عرض کرتے جی ہاں خوب سمجھ گئے فرماتے تو جاؤ اور یہ علم دوسروں کو اسی طرح پہنچا دو جس طرح ہم نے تمہیں پہنچایا ہے۔ حضرت کو اس بات کا بڑا اہتمام تھا کہ ہم جو کچھ سنیں اس کی اشاعت بھی کرتے رہیں۔

حضرت معاذ بن انس **جھنی** کی روایت ہے کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علم کی اشاعت کی ' اسے برابر ثواب ملتا رہے گا

' جب تک کوئی ایک آدمی بھی اس کے علم پر عمل کرتا ہے۔
جعفر بن برقان کا بیان ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ہمیں فرمان بھیجا اپنے یہاں کے فقہا و علماء کو حکم دو کہ اپنی مجالس و مساجد میں علم کی اشاعت کریں

مشہور مقولہ ہے علم کی اس سے بڑھ کر کوئی حفاظت نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کے اہل کو سکھایا جائے۔ علم کی مثال آگ کی ہے جو خرچ ہونے سے نہیں بجھتی البتہ ایندھن نہ پانے سے بجھ جاتی ہے اسی طرح علم بھی خرچ ہونے سے کم نہیں ہوتا البتہ قدردان نہ ملنے سے مٹ جاتا ہے۔
ان ابراھیم کان امة قانتا کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امت کے معنی ہیں معلم اور قانت کے معنی ہیں مطیع
آیت **وجعلنی مبارکا اینما کنت** کی تفسیر میں سفیان بن عیینہ نے کہا مبارک سے مطلب نیکی کا معلم ہے
کسی دانا نے اپنے دوست کو لکھا علم کو چھپانا ' ہلاکت ہے اور عمل کا چھپانا نجات ہے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے علم حاصل کیا اور تعلیم دی ملکوت السماوات میں اسے عظیم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

آدابِ عالم و متعلم

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ راحت جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ آسان مشکل نہ بناؤ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو اور علم کے لئے متانیت و وقار پیدا کرو۔ جس سے تعلیم پاتے ہو اور جس سے تعلیم لیتے ہو دونوں سے خاکساری برتو جبار عالم نہ بنو

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ راحت جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز سب سے کم اتاری گئی ہے یقین ہے آدمیوں کو جو چیز سب سے کم دی گئی ہے عقل سلیم ہے عقل سے زیادہ خوشنما علم کے سوا کوئی چیز نہیں

ابراہیم بن ادہمؒ کا قول ہے شیطان پر عاقل عالم سے زیادہ سخت کوئی نہیں اس لئے کہ عالم بولتا ہے تو علم کے ساتھ بولتا ہے چپ ہوتا ہے تو عقل کے ساتھ چپ ہوتا ہے آخر شیطان جھنجھلا کر کہہ اٹھتا ہے دیکھو تو مجھ پر اس کی گفتگو اس کی خاموشی سے بھی زیادہ شاق ہوتی ہے۔

رجاء بن حیوہ کہا کرتے تھے کیا خوب ہے وہ اسلام جس کا زیور تقویٰ ہے کیا خوب ہے وہ تقویٰ جس پر جو اہر علم کی پچیکاری ہے! کیا خوب ہے وہ علم جو حلیہ عقل سے آراستہ ہے اور کیا ہی دلفریب ہے وہ عقل جس پر ملائمت کی جھول پڑی ہوئی ہے۔!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تلامذہ سے فرمایا کرتے تھے علم کے سوتے اور ہدایت کے ستارے بنو!

علماء کا احترام

عالم کی عزت کرنا سنت ہے

طاؤس نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے "عالم کی عزت کرنا سنت ہے"

علماء ہمارے لیئے واجب الاحترام ہیں جس کا ثبوت اس واقعہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شاہی محل میں آج عجیب و غریب چہل پہل ہے خدام باوفا کسی مہمان عزیز کے استقبال کی خاطر مختلف انتظامات کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں ہرچہرہ سرور و شادمانی کا شاہکار ہے خود خلیفہ اسلام بھی فرحاں و خنداں کسی ذی مرتبت سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے خیال سے شاداں و نازاں ہے۔ اس کی نگاہیں بے اختیار بار بار دروازہ کی طرف اٹھ رہی ہیں کیوں کہ آج اس کو کسی مہمان ذی شان کا انتظار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کسی طے شدہ نظام کی تکمیل میں سرگرم کار ہے۔ یہی وہ خلیفہ تھے جسے دنیائے اسلام میں "ہارون الرشید" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں شاہی محل کو سعادتوں اور برکتوں سے بہرہ ور نور اسلام سے منور کرنے کے لیئے چند مہمان عربی لباس میں ملبوس ایک طویل القامت خوبرو بزرگ شخصیت کی قیادت میں دروازے کے اندر داخل ہوئے جن کی پیشانیاں نور ایمان سے جگمگا رہی تھیں اور لمبی لمبی قبائیں زیب تن کیئے محل سرا کی فضا میں سعادتوں کے نورانی موتی بکھیرتے ہوئے

مہمان خانے کی طرف بڑھ رہے تھے ۔ تو خلیفہ ہارون الرشید بھی خادمانہ انداز میں خیر مقدم کے لیئے آگے بڑھا اور نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا پھر نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس بزرگ شخصیت کو لاکر مسند عظمت پر بٹھا دیا اور خود بھی بصد ادب بزرگ کے ساتھیوں کے ساتھ ہی دوزانو ہو کر سامنے بیٹھ گیا۔

یہ مہمان عزیز مشہور عالم دین حضرت ابو معاویہ ضریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو قدرتی طور پر آنکھوں کے بینائی سے محروم تھے جن کی خاطر یہ سب انتظامات ہو رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد شاہی محل میں قرآن و حدیث کی روشنی میں **قال اللّٰہ و قال الرسول** کے دلنشین نغموں کی صدائیں سننے والوں کے دلوں کو محسور کرنے لگیں اور حاضرین مجلس حضرت ابو معاویہ رضی کے پاکیزہ ارشادات اور فرمودات قدسیہ سے مستفید و مستفیض ہونے لگے یہ نورانی محفل اپنے شباب پر تھی کہ خلیفہ کے خادم خاص نے آکر اطلاع دی کہ امیرالمومنین کھانا تیار ہے ۔

خلیفہ ہارون الرشید نے معزز مہمانوں کی خدمت میں کھانا کھانے کے لیئے مودبانہ عرض کی اور پانی کا لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ دھلانے لگا تو ساتھیوں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ہاتھ کون دھلا رہا ہے ؟ حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ نور بصارت سے محروم تھے اس لیئے لا علمی کا اظہار کرتے ہوئے نفی میں جواب دیا تو خلیفہ وقت نے نہایت ادب و احترام سے خود عرض

کیا۔

" شیخ محترم ! یہ آپ کا خدمت گزار نیاز مند ہارون الرشید ہے " اس پر حاضرین نے خیال کیا کہ شاید حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہارون الرشید کو ہاتھ دھلانے سے منع فرمائیں گے اور اس خدمت سے باز رکھیں گے لیکن انوار بصیرت سے معمور اور پر نور دل رکھنے والے عالم دین کی زبان حق ترجمان سے یہ الفاظ سن کر حاضرین کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے کمال استغناء سے فرمایا کہ " امیر المومنین ! تم میری نہیں بلکہ علم کی قدر کر رہے ہو

اللہ اللہ ! علم دین کی قدر دانی اور علمائے دین کا یہ ادب و احترام حساس محبان اسلام اور عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیۓ سبق آموز ہے۔

خلیفتہ المسلمین نے جواباً ارشاد فرمایا کہ

" نہیں ! بلکہ میرے ملک میں سب سے زیادہ قابل احترام شخصیت استاد زماں اور عالم دین ہیں جن کے جوتے اٹھانے کے لیۓ میرے لڑکے بھی آپس میں جھگڑتے ہیں۔ سبحان اللہ العظیم

فی الحقیقت علماء اسلام ہی انبیاء کے حقیقی وارث ہیں جن کی حفاظت اور محبت ہر کلمہ گو مسلمان پر واجب و لازم ہے۔

علماء اس دور ظلمت و گمراہی میں روشنی کا مینار ہیں جن سے استفادہ کرنے کے بغیر کوئی بھی اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح سیدی و سندی شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ علماء کا بڑا احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ چھوٹے بچے جو طالب

علم مدرسہ کے ہوتے انھیں بھی بڑے ادب و احترام سے مولانا صاحب قاری صاحب حافظ صاحب کہہ کہ بلاتے پکارتے کسی نے پوچھا حضور آپ چھوٹے بچوں کا بھی اتنا ادب و احترام کرتے ہیں فرمایا یہ طالب علم ہیں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے فرشتے ان کے لیئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

میرے پیرو مرشد پیر سیال لجپال خواجہ محمد قمرالدین سیالوی نور اللہ مرقدہ کے بارے میں ہے کہ ایک دفعہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے باورچی کو کسی طالب علم نے ستایا اس نے حضرت صاحب کو بتایا خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز حافظ محمد قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بھائی مجھے معاف کرنا میں ان طالب علموں کو کچھ نہیں کہہ سکتا یہ مدنی لجپال ﷺ کے مہمان ہیں اور ہم آقا کے غلام ہیں بھلا غلام نوکر چاکر کی کیا مجال کہ وہ کسی معزز مہمان کو کچھ کہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر تمام مشائخ علماء کا بڑا ادب و احترام کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

ہمارے بہت ہی محسن و مہربان جناب قاری علی احمد صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد غوثیہ سلطانیہ سے میری دوسری یا غالباً تیسری ملاقات تھی کسی محفل ، مجلس میں تشریف فرما تھے میں حاضر ہوا تو استقبال کے لیئے اٹھے میں نے گزارش کی حضور زحمت نہ کیا کریں تو قبلہ قاری صاحب فرمانے لگے آپ تو ہمارے جیسے ہیں آپ کے لیئے نہیں اٹھتا آپ کے علم کا استقبال کرتا ہوں اور علم کی وجہ سے عزت ' ادب و احترام کرتا ہوں۔

ہمارے زمانے میں جو نت نئے فتنے مختلف اطراف سے اٹھتے رہتے ہیں

ان کی ایک بہت بڑی وجہ علم دین سے بے توجہی اور غفلت ' بلکہ اس کی ناقدری ہے ایک طرف تو اس ناقدری اور غفلت کی وجہ سے لوگ بذاتِ خود علم دین حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور دوسری طرف یہ ہے کہ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینیہ سے بہرہ اندوز فرمایا ہے لوگ دینی معاملات میں بھی ان کی طرف رجوع کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہیں اور ہر شخص بزعمِ خود جو کچھ اپنی رائے اور خواہشات کی روشنی میں درست سمجھتا ہے اس پر نہ صرف عمل کرتے بلکہ اس کی تبلیغ کے لیئے تیار ہے اس صورت حال کا نتیجہ گمراہی کے سوا کچھ نہیں

ایک شخص جو ڈاکٹر نہ ہو اگر بیمار ہو جائے تو کبھی اپنی رائے سے علاج کرنے کے لیئے تیار نہ ہو گا۔ خواہ دوسرے معاملات میں وہ کتنا تعلیم یافتہ ہو اس کے بجائے کسی ڈاکٹر کی طرف رجوع کر کے اس کے مشورے پر عمل کرے گا لیکن دینی معاملات کو اتنا غیر اہم قرار دے لیا گیا ہے کہ اس میں کسی عالم کی طرف رجوع کرنے کو ضروری نہیں سمجھا جاتا بلکہ اگر وہ کوئی دین کی بات بتائیں تو اس پر اعتراض اور بحث کا دروازہ کھول لیا جاتا ہے اور بعض اوقات ان کی اہانت و تحقیر سے بھی احتراز نہیں کیا جاتا اس لیئے علم کی اہمیت لوگوں کے ذہنوں میں کم ہوتی جا رہی ہے

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

چیف آرگنائزر بزم عشاق
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

کی جانب سے

عاشقوں صادقوں کے لئے
عظیم تحائف

- اسمائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- در محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- عکس حسن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- ادائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- حیات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- کمالات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- آداب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- کلام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- فرمان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- اخلاق محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- معجزات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
- بزم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- یاد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- پیغام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- گیسوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- محب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
- حقیقت عشق
- عشق اور اہل عشق
- حقیقت انساں
- ذوق زماں
- خیال زماں
- عقل اور عشق

تعاون: داتا علی ہجویری کلاتھ ہاؤس، کلاسک گارمنٹس

ٹائٹل پرنٹنگ: جالندھر آرٹ پریس فون: 041-631818